طائف سے احرام کے بغیر مکہ آنے اور وہاں سے عمرہ کیے بغیر پاکستان آنے کا حکم؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Fsd-8725 تاریخ: 06-01-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم عمرہ کے بعد طائف زیارات کے لیے گئے اور وہاں سے عمرہ کا اِحرام نہیں باندھا، بلکہ یونہی مکہ مکرمہ واپس آکر وطن واپسی کی تیاری کر کے اپنے ملک پاکستان میں آگئے، تو کیا ایسی صورت میں ہم پر کوئی دَم وغیرہ تو لازم نہیں ہو گا، بہت سے لوگ یونہی وطن واپسی کے آخری دِنوں میں طائف زیارات کے لیے جاتے ہیں اور مکہ شریف واپس آکر عمرہ وغیرہ کیے بغیر ہی وطن واپس آجاتے ہیں، ایسی صورت میں کیا شرعی احکام ہوتے ہیں؟ رہنمائی کر دیجیے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایة الحق والصواب

آفاق (یعنی میقات کے باہر) سے مکہ پاک یا حدودِ حرم میں کسی بھی غرض سے آنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ مکہ پاک میں حج یا عمرہ کے احرام کے ساتھ داخل ہو اور اس کی ادائیگی کر کے اپنے احرام سے باہر ہو، اگرچہ وہ حج یا عمرہ کرنے کے ارادے سے نہ آیا ہو، لہٰذا آفاقی (میقات کے باہر سے آنے والے) کے لیے میقات سے بغیر احرام کے گزرنا، ناجائز و گناہ ہے اور جو شخص مکہ پاک میں اس طرح بغیر احرام کے داخل ہو جائے، اُس پر واجب ہے کہ میقات پر آکر احرام باندھے، اگر وہیں سے باندھ لیا، تو میقات سے بغیر احرام کے داخل ہونے کے سبب ایک دم لازم ہو گا اور اگر میقات پر آکر احرام نہ باندھا، بلکہ وطن واپس چلا گیا، تو اس پر ایک حج یا عمرہ واجب ہو گیا، اگر اُسی سال فرض یا نفل حج، یا نفل یا

واجب عمرہ، الغرض کسی قسم کا حج یا عمرہ کر لے، تو یہ واجب (میقات سے بغیر احرام کے گزرنے سے لازم ہونے والا عمرہ) بھی ادا ہو جائے گا (الگ سے اس کے لیے نیت کر کے عمرہ کرنا لازم نہیں ہو گا) اور دَم بھی معاف ہو جائے گا اور اگر اسی سال نہیں کرتا، تو سُقُوطِ دَم و نُسُک (یعنی میقات سے بغیر احرام کے گزرنے کے سبب لازم ہونے والے عمرہ اور دم کو معاف کروانے) کے لیے آئندہ خاص اُس واجب ہونے والے عمرہ کی نیت سے ہی حج یا عمرہ ادا کرنا ضروری ہو گا، یعنی وہ احرام میں یہ نیت کرے گا کہ "بغیر احرام کے مکہ شریف میں داخل ہونے کی وجہ سے مجھ پر جو عمرہ لازم ہوا تھا میں نے اس کے احرام کی نیت کی"، تو ہی وہ اِس سے بریُ الذمہ ہو گا، یہ عمرہ ادائیگی کے بغیر معاف نہیں ہو گا، نہ ہی دَم وغیرہ اس کا بدل بن سکتا ہے۔

اس تفصیل کے بعد پوچھی گئی صورت کا متعین جواب یہ ہے کہ طائف میقات سے باہر ہے اور میقات سے احرام کے بغیر نہیں گزر سکتے، لہٰذا سوال میں ذکر کردہ صورت میں چاہیے یہ تھا کہ اولاً ہی طائف کی میقات سے احرام باندھ کر آتے، جب ایسا نہیں کیا تھا، تو دوبارہ میقات پر جا کر اِحرام باندھ کر عمرہ کی نیت کرتے اور مکہ پاک میں آکر عمرہ ادا کر کے احرام سے نکلتے، پھر وطن واپس آتے، اب جبکہ ایسا بھی نہیں کیا اور یونہی اپنے وطن واپس آگئے ہیں، تو ایسی صورت میں لازم ہے کہ دوبارہ وطن سے حج یا عمرہ (خواہ نفل یا فرض حج، یا نذر وغیرہ واجب عمرہ) کی نیت سے میقات سے احرام باندھ کر چلے جائیں اور اس کو ادا کر لیں، تو وہ لازم ہونے والا عمرہ اور دَم ساقط ہو جائے گا، جب کہ اِسی سال ہی چلے جائیں اور اگر اِسی سال نہ گئے، تو آئندہ اس واجب ہونے والے عمرہ اور دم کو ساقط کرنے کے لیے خاص اُس واجب ہونے والے عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر جانا ضروری ہو گا، بغیر اس کے معافی کی کوئی صورت نہیں اور جان بوجھ کر میقات سے بغیر احرام کے گزرنے کی وجہ سے گنہگار بھی ہوئے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس عمل سے سچی توبہ کرنا بھی لازم ہے۔

اب اس تفصیل کے بالترتیب جزئیات ملاحظہ کیجیے:

آفاق یعنی میقات کے باہر سے حدودِ حرم میں جانے والے کے لیے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا

ضروری ہے اور بغیر احرام کے جانے کی وجہ سے ایک حج یا عمرہ لازم ہو جائے گا، چنانچہ علامہ شیخ رحمت اللہ بن عبد اللہ سندھی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:993ھ/1585ء) لکھتے ہیں: "وحکمھا وجوب الاحرام منھا لاحد النسکین وتحریم تاخیرہ عنھا لمن اراد دخول مکۃ أو الحرم وان کان لقصد التجارۃ أو غیرھا ولم یرد نسکا، ولزوم الدم بالتاخیر ووجوب احد النسکین" ترجمہ: میقات کا حکم یہ ہے کہ جو شخص مکہ یا حرم میں داخل ہونے کا ارادہ کرے، اگرچہ اس کا وہاں جانا تجارت یا کسی اور مقصد کے لیے ہو اور اگرچہ اس کا عمرہ یا حج کا ارادہ نہ ہو، پھر بھی اُس پر میقات سے عمرہ یا حج میں سے کسی ایک کا احرام باندھنا واجب ہے اور (جان بوجھ کر) احرام کو میقات سے مؤخر کرنا حرام ہے اور (میقات کے حکم میں سے یہ بھی ہے کہ اس پر) تاخیر کی وجہ سے دم اور حج یا عمرہ میں سے کسی ایک کی ادائیگی واجب ہے۔

(لباب المناسک وعباب المسالک، فصل فی المواقیت، الصنف الاول، صفحہ 77، مطبوعہ دار قرطبہ)

جو آفاقی بغیر احرام کے حدودِ حرم میں داخل ہو جائے، اس کے بارے میں حکم بیان کرتے ہوئے تنویر الابصار و درمختار میں اور لباب المناسک اور اس کی شرح میں فرمایا گیا، واللفظ للثانی: (من جاوز وقتہ غیر محرم...فعلیہ العود) أی فیجب علیہ الرجوع (الی وقت) أی: الی میقات من المواقیت (وان لم یعد فعلیہ دم...فان عاد) أی: المتجاوز (سقط) أی: الدم (ان لبی منہ) أی: من المیقات علی فرض أنہ احرم بعدہ، والا فلا بدان ینوی ویلبی لیصیر محرما حینئذ" ترجمہ: جو شخص احرام کی نیت کے بغیر میقات سے گزر جائے، تو اس پر کسی بھی میقات پر واپس لوٹنا واجب ہے اور اگر واپس نہ لوٹا، تو اس پر دَم لازم ہو گا اور اگر کسی بھی میقات پر چلا گیا اور تلبیہ کہہ لی، تو دم ساقط ہو گیا، یعنی جبکہ میقات سے گزرنے کے بعد (حرم میں ہی کسی جگہ) احرام کی نیت کر لی ہو اور اگر (کسی طرح بھی) اِحرام کی نیت نہیں کی، تو اب ضروری ہے کہ میقات پر جا کر نیت کرے اور تلبیہ کہے تا کہ وہ اُس وقت مُحرم ہو جائے۔

(تنویر الابصار والدر المختار، کتاب الحج، جلد3، صفحہ 711، مطبوعہ کوئٹہ)

(لباب المناسک، فصل فی مجاوزۃ المیقات بغیر احرام، صفحہ 31، 32، مطبوعہ مطبعۃ سعادۃ محمد پاشا)

اور اس صورت میں اگر اسی سال نفل یا فرض حج، یا واجب و نفل عمرہ کر لیا، تو وہ واجب ہونے

والا عمرہ اور دم معاف ہو جائے گا، ورنہ اس کے بعد تعیّنِ نیت ضروری یعنی کسی میقات سے بالخصوص اُسی واجب ہونے والے عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر جانا لازم ہو گا، چنانچہ ”المسلك المقسط مع المنسك المتوسط“ میں ہے:”(و من دخل)ای:من اھل الآفاق(مکۃ)او الحرم (بغیر احرام فعلیہ احد النسکین) ای من الحج او العمرۃ، و کذا علیہ دم المجاوزۃ او العود (فان عاد الی میقات من عامہ فاحرم بحج فرض) ای اداء (او قضاء او نذر او عمرۃ نذر (او قضاء) و کذا عمرۃ سنۃ و مستحبۃ (سقط بہ) ای بتلبیۃ للاحرام من الوقت (مالزمہ بالدخول من النسک) ای الغیر المتعین، (و دم المجاوزۃ و ان لم ینو) ای بالاحرام (عمالزمہ) ای بالخصوص...(ولولم یحرم من عامہ) ای لذلک النسک (لم یسقط) ای مالزمہ (الا ان ینوی عمالزمہ) ای خصوصا (بالدخول) ای بسبب دخولہ (بغیر احرام) ای حینئذ“ترجمہ: اور جو آفاقی مکہ پاک یا حرم میں بغیر احرام کے داخل ہو، اس پر حج یا عمرہ لازم ہو گیا اور ساتھ میں بلا احرام میقات سے گزرنے کی وجہ سے دَم یا میقات پر لوٹ کر احرام باندھنا لازم ہو گیا، پس اگر اسی سال کسی میقات پر لوٹا اور فرض یعنی ادا یا قضا یا منت کے حج یا منت یا قضا، یونہی سنت یا مستحب عمرہ کا احرام باندھا، تو وقت کے اندر میقات سے تلبیہ پڑھ لینے کی وجہ سے جو حج یا عمرہ اور دم لازم ہوا تھا، ساقط ہو جائے گا، یعنی اگرچہ بالخصوص اس لازم آنے والے نسک و دم کی نیت نہ بھی کرے(تب بھی ادا ہو جائے گا)اور اگر اسی یعنی عمرہ واجب ہونے کے سال میں احرام نہ باندھا، تو وہ تب تک ساقط نہیں ہو گا، جب تک بالخصوص احرام کے بغیر میقات سے داخل ہونے کے سبب لازم ہونے والے اس عمرہ کی نیت نہ کرے۔ **(المسلک شرح المنسک، مع حاشیہ ارشادی الساری، صفحہ123، مطبوعہ، مکۃ المکرمہ)**

یونہی تنویر الابصار و در مختار میں ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الحج، جلد3، صفحہ712، 713، مطبوعہ کوئٹہ)

اور تنویر الابصار کی عبارت ”فی عامۃ ذالک“ کے تحت ہدایہ کے حوالہ سے آئندہ سال علی التخصیص اسی واجب کی نیت سے عمرہ لازم ہونے کی علت بیان کرتے ہوئے علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ(سالِ وفات:1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں:”لأنہ تلافی المتروك في وقتہ لأن الواجب علیہ

تعظيم هذه البقعة بالاحرام كما إذا أتاه: أي الميقات محرما بحجة الاسلام في الابتداء، بخلاف ما إذا تحولت السنة لأنه صار دينا في ذمته فلا يتأدى إلا بإحرام مقصود كما في الاعتكاف المنذور، فإنه يتأدى بصوم رمضان في هذه السنة دون العام الثاني "ترجمہ: (نسک واجب ہونے کے سال کسی بھی حج یا عمرہ سے وہ واجب اس لیے ادا ہو جائے گا) کیونکہ اس نے وقت کے اندر اندر ایک چھوڑے گئے واجب کی تلافی کر لی ہے، اس لیے کہ اس پر احرام کے ذریعے اس مبارک جگہ کی تعظیم لازم تھی،(یہ ایسے ہی ہے) جیسے اس صورت میں کہ جب وہ ابتداءً ہی میقات پر فرض حج کے احرام کی حالت میں آتا،(تو وقت پر عمل کرنے والا کہلاتا) بر خلاف اس صورت کے کہ جب سال گزر جائے، کیونکہ ایسی صورت میں وہ اس کے ذمہ دَین ہو جائے گا، لہٰذا خاص اُسی کے احرام کو مقصود بنا کر ادا کرے گا، جیسا کہ منت کے اعتکاف کا حکم ہے، کہ وہ اسی سال رمضان کے روزوں کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے، نہ کہ دوسرے سال کے رمضان کے ساتھ۔

(ردالمحتار مع الدرالمختار، کتاب الحج، جلد3، صفحہ711، مطبوعہ کوئٹہ)

اور اِس صورت میں واجب ہونے والے عمرہ کی ادائیگی ہی ضروری ہے، اس کے بغیر چارہ کار نہیں، یعنی دم وغیرہ اس کا بدل نہیں بن سکتا ہے، چنانچہ علامہ ابو المَعالی بخاری حنفی رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:616ھ/1219ء) لکھتے ہیں:"اذا دخل الآفاقی مکة بغیر احرام وھو لا یرید الحج و العمرة ... فلزمه الاحرام باحدھما و ماوجب علی الانسان لا یسقط الا بادائه "ترجمہ: جب آفاقی مکہ شریف میں بغیر احرام کے داخل ہو، اس حال میں کہ وہ حج یا عمرہ کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔۔۔ تب بھی اس پر دونوں میں سے کسی ایک کا احرام باندھنا لازم ہے اور (ایسی صورت میں) انسان پر جو عمرہ وغیرہ واجب ہو، اس کی ادائیگی کے بغیر وہ ساقط نہیں ہو گا۔

(المحیط البرھانی، کتاب الحج، جلد2، صفحہ435 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

یونہی ابو البقاء علامہ محمد بن احمد مکی حنفی رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:854ھ/1450ء) نے لکھا۔

(البحرالعمیق، الباب السادس فی المواقیت، صفحہ621، 624، مطبوعہ مؤسسة الریّان، بیروت)

اور میقات سے احرام کے بغیر گزرنے سے گنہگار بھی ہوا، جس کی توبہ بھی لازم ہے، چنانچہ

ابو البقاء علامہ محمد بن احمد مکی حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:854ھ/1450ء) نے لکھا:" فان جاوز الآفاقی الموضع الذی یجب علیہ الاحرام منہ غیر محرم اثم "ترجمہ: اگر آفاقی اس جگہ سے بغیر احرام کے گزرا جہاں سے اُسے اِحرام کے ساتھ گزرنا واجب تھا، تو وہ گناہ کا مرتکب ہوا۔

(البحر العمیق، الباب السادس فی المواقیت، الجزء الاول، صفحہ618، مطبوعہ مؤسسۃ الریّان، بیروت)

اس تمام مسئلہ کو خلاصۃً بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات:1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں:" میقات کے باہر سے جو شخص آیا اور بغیر احرام مکہ معظمہ کو گیا، تو اگرچہ نہ حج کا ارادہ ہو، نہ عمرہ کا مگر حج یا عمرہ واجب ہو گیا، پھر اگر میقات کو واپس نہ گیا، یہیں احرام باندھ لیا، تو دَم واجب ہے اور میقات کو واپس جا کر احرام باندھ کر آیا، تو دَم ساقط اور مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے جو اُس پر حج یا عمرہ واجب ہوا تھا اس کا احرام باندھا اور ادا کیا تو بری الذّمہ ہو گیا۔ یوہیں اگر حجۃ الاسلام یا نفل یا منّت کا عمرہ یا حج جو اُس پر تھا، اُس کا احرام باندھا اور اُسی سال ادا کیا جب بھی بری الذّمہ ہو گیا اور اگر اس سال ادا نہ کیا، تو اس سے بری الذّمہ نہ ہوا، جو مکہ میں جانے سے واجب ہوا تھا۔"

(بہارِ شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1191، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

23 جمادی الاخری 1445ھ/06 جنوری 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے